

بسم الله الرحمن الرحيم

نقشہ غانا

امریکہ کے صدارتی امیدوار رابرٹ کینیڈی کا قتل ایک المیہ ہے۔ مگر یہ تو ایک شخصی معاملہ ہے، اس وقت انسانیت کا سب سے بڑا المیہ خود امریکہ اور امریکی قوم ہے، جس کے ہاتھوں ہزاروں لاکھوں انسان ویٹ نام میں مل رہے ہیں، فلسطین آجڑا گیا ہے، سرزمین قدس کے مظلوم عرب خاک و خون میں تڑپ رہے ہیں اور جو بیچ گئے ہیں وہ دروہ کی خاک چھان کر ذلت و مسکنت کی زندگی گزار رہے ہیں اور یہ تو صرف فلسطین اور ویٹ نام کا حال ہے ورنہ اس وقت دنیا میں جہاں کہیں بھی استحصال و استعمار یا انسانی حقوق کی پائمانی اور جبر و بالادستی ہے اس میں بالواسطہ یا براہ راست ان ہی سفید فام یورپیوں کا ہاتھ ہے۔ امریکہ نے جو کچھ بویا اب اس کا پھل کاٹ رہا ہے۔ قدرت کا عجیب دستور ہے بسا اوقات اللہ تعالیٰ ظالم کا گلا خود اس کے ہاتھوں سے کٹا دیتا ہے۔ مظلوم و مقہور انسانیت سے کھیلنے والے امریکیوں کے ہاتھ اب اپنے ہی گریبان عصمت اور دامن عفت و عافیت کو تار تار کر رہے ہیں۔ پچھلے ماہ کے صرف ایک ہفتے کے اعداد و شمار کے مطابق امریکہ میں تقریباً دو ہزار افراد یا تو قتل ہوئے، یا انہوں نے خودکشی کی۔ انڈاس ہیرڈ گائی، طبقاتی کشمکش کا عفریت الگ اس کے سر پر سولا ہے۔ اور بین الاقوامی بدنامی، سیاسی تحکف، جنگی زیر دستی الگ اس کا پیچھا کر رہی ہے۔ اور ان سب چیزوں سے بڑھ کر رنگ و نسل کا مسئلہ جس نے امریکیوں کے امن و امان کو تہس نہس کر دیا ہے، اور یہ ظہور ہے اس خدائی قانون، مکاناتِ عمل کا جس کی گرفت سے کوئی قوم یا فرد اور معاشرہ نہیں بچ سکتا۔ ظالم کا ظلم اور سفاکی جتنی شدید ہوگی قدرت کی پکڑ بھی اتنی ہی سخت ہوگی۔ آج اگر امریکہ پر نکل و قتال اور خون ریزی کے بادل چھائے ہوئے ہیں، تو یہ ٹھیک ردِ عمل ہے اس عالمی و گیتی اور غنڈہ گردی کا جسکی بناء پر امریکہ نے یہود جیسے راندہ درگاہ قوم کی سرپرستی کی اور اسے عربوں کے سینہ پر براہمان کر دیا۔ ایسی قوم کی پشت پناہی جسکی ذلت اور مغضوبیت پر خدا نے دائمی مہرِ ثبوت کی ہو ہرگز ہرگز عزت، غلبہ اور دنیا میں مقبولیت کا ذریعہ نہیں بن سکتی۔ کینیڈی کو کسی عرب نے قتل کیا یا امریکی

نے، مگر ووٹ کی خاطر اپنی مسخ شدہ اسلام دشمن فطرت کی وجہ سے اسرائیل کی حمایت میں پیش پیش تھا اور خدا نے غضب اور ذلیل قوم کی حمایت کا مزہ اسے چکھا دیا۔ — یہ تو امریکہ کی تصویر کا وہ سیاہ رخ ہے جس پر ظاہر بین نگاہیں نہیں پڑتیں، یورپ کی سیار واری، عیاشی اور دولت کی ریل میل اور مادی آسائش کا روشن پہلو بھی اس سے کم سیاہ اور ہیبت انگیز، ایمان تصور آخرت اور روح سے کھوکھی زندگی کا یہ پہلو بظاہر دلکش مگر باطن سرِ ابا عذاب ہے۔ ایک کینیڈی خاندان کو بیچے اس مختصر کتبہ کو اپنے والد سے اخبار ڈیلی میل کی اطلاع کے مطابق ۵ کروڑ پونڈ کی دولت ملی جو پورے مغربی پاکستان کے بجٹ سے زیادہ ہے۔ مگر دولت کی اس فراوانی کے باوجود اس خاندان کا کیا حشر ہوا یا ہو رہا ہے۔ کچھ قتل ہوئے اکثر مختلف حوادث کے شکار ہوئے اور کچھ اندرونی بے چینی اور پریشانی کے باعثوں ذہنی یا جسمانی طور پر مفلوج ہیں۔ یہ ایک عبرت انگیز مثال ہے مال و دولت اور مادی زندگی کی بے ثباتی اور بے مروتی کی اور تصدیق ہے ان ارشاداتِ ربّانی کی جس میں مال و دولت کو ڈھلتی چھاؤں، چند روزہ بہار، نظر کا صو کا اور متاع فریب کہا گیا ہے۔ — کثله غیت العباد نباءة ثم یعیج فتراه مصفراً ثم یکون حطاماً۔ (دنیا کی مثال بارش جیسی ہے جس کی سبزی نے کسانوں کو خوش کر دیا پھر وہ خشک ہو جاتی ہے تو تو اسے زرد شدہ دیکھتا ہے پھر وہ چرا ہوتا ہے)۔ — دنیا کے فانی کی یہی وہ بے وقتی ہے جسے قرآن نے ان الفاظ سے ظاہر کیا۔ وما اغنیٰ عنه مالٌ اذا ترددتْ۔ (جس وقت وہ ہلاک ہوتا ہے تو اس کا مال اسے کچھ نفع نہیں پہنچاتا)۔ — وما اغنیٰ عنه مالٌ وما کسب۔ (اس کا مال اور جو کچھ اس نے کمایا اس کے کام نہ آیا)۔ اور جب پردہ فریب نگاہوں سے ہٹ جائے گا تو یہ بندہ بوئی دہوس اور نشہ دولت سے سرشار انسان خود بھی چیخ اٹھے گا ما اغنیٰ عنی مالیہ هلکت عنی سلطانیہ۔ (میرا مال میرے کچھ کام نہ آیا مجھ سے میری حکومت بھی جاتی رہی)۔ — اور یہی وہ معیشۂ ضنک (تنگ زندگانی) ہے جو ہر کس دنیا خالق و مخلوق سے بے نیازی اور سچائیوں کو محبت لانے کی صورت میں انسان کو گھیر لیتی ہے۔ یورپ کے کروڑ پتی امیروں کی "خوش معیشی" پر مر ٹھنے والو فدا دیدہ عبرت کھولو، ان میں سے ہر ایک کا حال اس راگ فیلہ اور ہنری فرد جیسا پاؤ گے جن سے اپنی دولت کا حساب تنگ نہ ہو سکتا تھا، مگر اندرونی بے چینی اور ذہنی خلاد کی وجہ سے انہیں کبھی پیٹ بھر کر کھانا نصیب نہ ہو سکا۔ اور جن میں سے ایک (راگ فیلہ) بھری پارلیمنٹ میں پھوٹ پھوٹ

کہ رونے لگا اور ایران سے پوچھنے لگا کہ مجھے بتا دو کہ حقیقی کامیابی کیا چیز ہے؟ اگر مال و دولت کامیابی ہے تو میں اپنی ساری متاع ایک رات کے سکون پر نثار کرنے کو تیار ہوں۔ مگر آہ اُسے کہ نہ سمجھاتا کہ سکون قلب، حیات طیبہ، اور عافیت سے بھرپور زندگی تو صرف اور صرف اللہ کی یاد، اس سے صحیح تعلق اور ایمان و یقین کی دولت سے مل سکتی ہے، بیسویں صدی کی مادی تہذیب پر مرٹنے والو تھارے لئے صدر ہزار نصیحت ہے ان کینیڈائیوں اور واک فیلڈوں کے حسرت ناک انجام میں، خالص مادی تہذیب تو خدا کا وہ عذاب ہے، جسکی ہمیشہ دل کی گہرائیوں تک کو اپنی پیٹ میں لے لیتی ہے۔ **بَارَ اللّٰهُ الْمَوْدَّةَ اللّٰتِی تَطْلُعُ عَلٰی الْاَفْسَدَةِ**۔ عافیت اور سکون کی دولت تو خدا کی یاد ہی سے مل سکتی ہے۔ **اَللّٰہُ تَطْمِئِنُّ الْقُلُوبُ**۔ آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ کی یاد ہی سے دل مطمئن ہو سکتا ہے۔



مرکزی وزیر تعلیم قاضی انوار الحق صاحب نے قومی اسمبلی کے ایک سوال کے جواب میں ایک عجیب نشان بے نیازانہ "میں فرمایا کہ حکومت خاندانی منصوبہ بندی کے بارہ میں ہرگز علماء یا مشاوری کو نسل کی رائے معلوم نہیں کرے گی اس مسئلہ کا تعلق صحت سے ہے علماء اور اسلام سے نہیں۔ قاضی صاحب وزیر تعلیم ہیں اور پھر "قاضی" بھی اسی شانہ ترنگ میں یہ بھی فرما سکتے ہیں کہ تجارتی اور صنعتی بینکنگ، سود، تقادی، بیمہ وغیرہ مسائل کا تعلق تجارت اور صنعت سے ہے معاشرتی امور، طلاق نکاح، عدت کا تعلق معاشرہ سے ہے حکومت وزارت اور قیادت کا تعلق سیاست سے ہے علماء اور اسلام سے نہیں اور ہم اس بارہ میں علماء سے استصواب نہیں کر سکتے، کس کی مجال ہے کہ لب کشائی کر کے پوچھ سکے کہ اس نقطہ نگاہ سے اسلام اور پاپائیت یا عیسائیت میں فرق کیا رہ جائے گا؟ جہاں مذہب کو ملک اور معاشرہ کے ہر شعبہ سے نکال کر چند فرسودہ اور خود ساختہ اعتقادات تک محدود کر دیا گیا ہے۔ قاضی صاحب کی اس دلیل سے برہنہ کٹر دل تو کیا شراب اور سود کو بھی صحت کیلئے مفید قرار دیا جاسکتا ہے کہ مذہب کا صحت اور بیماری سے کیا تعلق۔ مگر یاد رکھیے جب نروال ملک کی حفاظت اور ممانعت کا پیدا ہو تو پھر علماء کو ہرگز مت بھولئے کہ وہ اٹھک مسلمانوں میں جذبہ جہاد بیدار کریں اور اسلامی مملکت کو تباہی سے بچانے کے لئے ہر منہر اور ہر محراب کو